یہ طفل بے گنہ تھا کسی کا کہ جس کے تیر
لگ کر گلے مین پھر نہ ہلا ہاے ہاے ہاے

وہ مرتبہ سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا
تاج انبیا کے سر سے جو ڈھلا ہاے ہاے ہاے

ایسے نبی کے لخت جگر قتل یون کیے
کیا کر گئے عمل جو بھلا ہاے ہاے ہاے

جو سر نبی کے دوش پہ تھا سو ہے نیزے پر
دیکھے زمانے کی یہ کلا ہاے ہاے ہاے

کیونکر رو دون لہو کے نہ انجھوان سے مہربان
نازل ہی کربلا مین بلا ہاے ہاے ہاے

دیگر مرثیہ مفردہ

یارو ایسا خلق پر اب ہے دکھ بھاری
روتی ہے سر پیٹ پیٹ یہ ہر کبھی ساری

جسکو دیکھون بھر نظر سو روتا ہے وہ
لوہو جگر کا آج ہے نینون سے جاری

اہل زمین و آسمان سب خاک بسر ہین
آدم سے لے تا ملک یہ حال ہے طاری

کیون نہ یہ حالت خلق کی اب ہووے یارو
بیٹھے غم کے تیر کا جب پیکان کاری

پانی پینے جس جگہ آہو و ملخ تک
آل نبی کی آب بن وہان پیاسی ماری

کوثر کے مختار کے بچے گرتے ہین
پانی کے اک بوند کو سو منت زاری

غربت سے وہ دشت مین پھرتی ہین بیکس
کوئی نہین اب جو کرے اس دم مین یاری

ظالم بٹھلا لیچلے شام اُن اونٹون پر
جن اونٹون کی پشت پہ محمل نہ عماری

بانو بیوہ فاطمہ کلثوم اور زینب
انمین سکینہ اس طرح بیٹھی دکھیاری

چہرہ گرد آلود ہے اور بال پریشان
اُسکے ہر اک کان سے لوہو ہی جاری

ملعونون کے ہاتھ سے اس دشت بلا مین
ظلم و ستم مین رات دن وہ بابا پیاری

پہونچی جب اسطرح سے وہ شام مین جا کر
آگے مورخ کا ہوا یون خامہ جاری

پہونچی خبر یزید کو آمد کی اُن کے تو
سنکر یہ کہنے لگا وہ ملعون ناری تو

آئے ہین جو یہ اسیر یکجا مین اُتارو
تنگ و تاری سی دیکھکر وان انکی سواری

اک مکان ویسا ہی دیکھ لا انکو اُتارا
بیٹھے وہان جا وہ غریب با نالہ و زاری

یارو کیا کہیے غرض اُن مظلومون نے
کاٹی تمام شب آنکھون مین وان کرتے خونباری

تھا یہ زبان زد تجھ بن اب لے ولے جینا
کانٹے پہ جون اوس ہے اب زیست ہماری

روتے روتے سو گئی نادان سکینہ
خواب مین دیکھا باپ کو اُن نے اکباری

کہتے تھے وہ لگ گلے اے میری سکینہ
پھوپھیان تیری سوگ مین بیٹھی ہین میرے
ذکر دوا و غذا کا کیا ہر ایک سے اسکو
کرینوالا جز خدا اس رنج و بلا مین
باتین یہ سنکر غرض چونکی جو سکینہ
دیکھ یہ حال اہل حرم سب رونے لاگے
بولا زاری کا سبب کیا جا کے خبر لو
بولی سکینہ خواب مین دیکھا اپنے پدر کو
تب سے برپا حشر کا ہی عالم اُس پر
سنکر کہا یزید نے سر اُس کے پدر کا
اُس ملعون کے امر سے سر طشت مین دھر کر
لیجا کر جب رکھدیا وہ آگے حرم کے
کھولا جب اُس قاب کو سر شہ کا دیکھا
چھاتی سے وہ سر لگا بولی یہ سکینہ
مجکو اپنی زیست اب درکار نہین ہے
تن تیرا اُس دشت مین گردن سے نیارا
تیری صورت یون ہوئی شمشیر ستم سے
کیدھر دادی فاطمہ جو حال یہ دیکھین
پوچھین اے نور مین بتلا دے مجھکو
آہ ایسے مطلب بھرے یہ اُن نے کہکر
دیکھ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم سے تھے لو
آگے کیا دم مارے جو اُن پر گذرا

کون کرے گا مجھ بن اب تیری غمخواری
عابد بھائی ہے تیرا اُس کو بیماری
چلو پانی کے لیے ہے منت داری
دل جوئی کون اُسکی اور تیری دلداری
بابا بابا کہہ کے وہ معصوم پکاری
سنکے وہ ملعون نیند سے چونکا یکباری
کس پہ آج ایسا پڑا ہے یہ دکھ بھاری
چونک اُٹھے ہے یک بیک روتی دکھیاری
دیتی ہین تسکین اُسے پھوپھیان بیچاری
دکھلا دو لیجا اوسے تا بھولے زاری
کھانیکی جو قاب ہو یون کی تیاری
سمجھے قاب طعام سے یہ پر ہے ساری
کرنے لاگے پیٹ سر سب نالہ و زاری
سیس کٹے تجھ باپ کے جاؤن بلہاری
بابا تجھ بن ایک دم ہے جینا بھاری
گردن تیری طشت مین ہے تن کہین نیاری
کون کہے گا اب مجھے اے بابا پیاری
ہر گیسو سے مو بمو ہے لہو جاری
پیاسے تن سے کس طرح گردن یہ اتاری
روح اُسکی بابا کہنے فی الفور سدھاری
محشر کی حالت ہوئی پھر اُن پر طاری
کہنے کی طاقت نہین یہ حالت ساری

مرثیہ مفرد مستزاد

بانو یون کہتی ہین سرور کیا ہوا — ہے ہے اصغر لاڈلا